مولانا مجاہد الحسینی

اُمت مسلمہ کے وجود کا مسئلہ

اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو ماضی میں عروج اور ترقی کی نعمت سے خوب نوازا ہے۔ فرزندانِ اسلام نے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں جومحیرالعقول اور حیران کن کارنامے انجام دیئے ہیں ان سے تاریخ کے صفحات تابدار موتیوں کی مانند درخشاں اور تابندہ ہیں۔ اسی کی ترجمانی میں شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

اے سرزمینِ اندلس وہ دن ہیں یاد تجھ کو
گزرا تھا اس چمن سے جب کارواں ہمارا

ہسپانیہ میں جن دنوں امت مسلمہ کی قسمت کا آفتاب نصف النہار پر تھا، اس کے کوچہ و بازار قمقموں سے جگمگا رہے تھے۔ آج کے ترقی یافتہ فرنگی کی قسمت سو رہی تھی اور اس کے در و دیوار گھٹا ٹوپ تاریکی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ مسلمانوں کی علمی اور فنی ترقی، ان کی ایجادات اور تخلیقی کارناموں کی ایک طویل فہرست ہے جس کے مطالعے سے ہر قاری انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔ یہ قدرت کاملہ کا فطری نظام ہے۔

"لِکُلِّ کمالٍ زَوَالٌ" کہ ہر کمال و عروج کو زوال کا مزا بھی چکھنا پڑتا ہے۔ اقوام عالم کی تاریخ کے اوراق ملاحظہ کر لیجئے، یہ حقیقت منکشف ہوگی کہ دنیا کی وہ بڑی بڑی قومیں جن کی سطوت و شوکت کا ڈنکا بجتا تھا، جن کی ترقی و خوشحالی کی تیز روشنی سے آنکھیں چندھیا جاتی تھیں اور آفتاب درخشاں کے طلوع و غروب کی حدود ان کی سلطنت سے وابستہ تھیں، ان کے دور میں یوں محسوس ہوتا تھا کہ درختوں کے پتے بھی ان کے حکم سے ہلتے ہیں۔ آج ان کا پتا بھی نہیں ملتا جو کل بام عروج پر فروکش تھے، آج فرش خاکی پر اوندھے منہ پڑے ہیں۔ کون ہے جو انقلاب و تغیر کی زد میں نہیں آیا۔ انہی لہروں کی لپیٹ میں آج امت مسلمہ آ گئی ہے اور المیہ یہ کہ اس سے باہر نکلنے کے لئے ہاتھ پاؤں ہلانے سے بھی قاصر نظر آتی ہے۔ اس کے اسباب و محرکات میں امت کی بے حسی، بے اتفاقی اور اللہ کے عطا کردہ اسباب و رسائل کا غلط استعمال ہے۔ ورنہ مادی اسباب و ذرائع کی مسلمانوں میں کوئی کمی نہیں ہے۔ انہی کے تیل اور معدنیات کی بے پایاں دولت سے غیر مسلموں کے بنک بھرے پڑے ہیں اور انہی کی دولت سے وہ جدید ترین اسلحہ اور اس کے استعمال کے ذرائع تیار کر کے امت مسلمہ کو نہ صرف ذلیل و خوار کرنے پر کمربستہ ہیں، بلکہ غیر مسلم اقوام "متحدہ محاذ" کی صورت میں امت مسلمہ کا وجود ختم کرنے کے درپے ہیں۔

بساط عالم پر نگاہ ڈالیے تو ہر مقام پر مسلمان کا وجود ہی غیر مسلموں کے لئے نا قابل برداشت ہے۔ آدھی صدی سے زائد عرصہ سے فلسطینی مسلمانوں پر ظلم و استبداد کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کی آبادیاں بھاری مشینری سے زمیں بوس کی جا رہی ہیں، چُن چُن کر مسلم مرد، عورتیں اور بچے خاک و خون میں تڑپائے جا رہے ہیں۔ کوسوا، بوسنیا اور چیچنیا میں مسلمانوں کے سرسبز و شاداب اور نہایت خوبصورت علاقے ویرانے بنا دیئے گئے ہیں، مسجدیں شہید اور عفت مآب خواتین کی اجتماعی آبروریزی کے واقعات اخبارات میں پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کشمیری فرزندانِ اسلام گاجر مولی کی طرح کاٹے جا رہے ہیں اور سرزمین بھارت میں بابری مسجد کے انہدام کے بعد احمد آباد میں مسلمانوں کی آبادیاں نذر آتش اور مسلم خاندان دہکتی آگ میں زندہ جلا کر بھسم کئے جا رہے ہیں۔ کیا یہ دہشت گردی نہیں ہے؟ جبکہ پاکستان میں اقلیتوں کی کبھی نکسیر تک نہیں پھوٹنے دی گئی، مگر چند فرنگی گماشتوں کی غلط بیان اور گمراہ کن پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دینے کے اقدامات کئے جا رہے تھے۔ آخر یہ بھارت کے معاملے میں چشم پوشی اور نرم رویہ کیوں ہے؟

ایسے ہی لرزہ خیز اور ہولناک واقعات سے اخبارات کے دامن بھرے پڑے ہیں۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب دنیا میں امت مسلمہ پر امریکیت اور سربیت کے کوہِ ستم نہ ڈھائے جاتے ہوں۔ غرض یہ کہ مسلمان کا وجود نیست و نابود کرنے کیلئے تمام غیرِ مسلم اقوام عالم متحد و متفق کارزار میں کود پڑی ہیں۔ دنیا کا جو مسلمان ملک ذرا ترقی کی راہ پر گامزن ہونے لگتا ہے اور ذرا سر بلندی کی جانب مائل ہوتا ہے اس کی گردن دبوچ لی جاتی ہے اور بقول فیض ؎

''چلی ہے رسم وفا کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے''

مسلمان ملک ایک پٹاخہ بھی بنا لے تو کفریہ طاقتیں ہنگامہ کھڑا کر دیتی ہیں کہ انسانوں کیلئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور خود مہلک ترین اور انسان سمیت ہر قسم کے حیاتیات کش اسلحے کے ڈھیر لگا رہے ہیں جس کے بل بوتے پر ہر مسلم ملک کو خوفزدہ اور بعض پر بمباری کر کے صفحہ ہستی سے ملیا میٹ کر رہی ہیں۔ ویسے تو ان بڑی طاقتوں کی سلامتی کونسلیں بھی قائم ہیں اور تحفظ حقوق انسانی کے نام سے اداروں کا وجود بھی ہے، مگر مسلمانوں اور امت مسلمہ کے تحفظ کے لئے ہرگز نہیں ہیں۔ ان کے ان نام نہاد اداروں اور ان کی خوش کن تنظیموں کا حال یہ ہے کہ جہاں کہیں بھی مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کیا جاتا ہے یا ان پر ظلم و بربریت کی بجلیاں کوندتی ہیں تو مظلوم کی فریاد پر اقوام متحدہ، سلامتی کونسلوں اور عالمی تحفظ حقوق انسانی کے ادارے دکھائی دیتے ہیں لیکن یہ صرف ''نشستند و گفتند و برخاستند'' تک محدود ہوتے ہیں۔ یہ ادارے اور یہ عالمی تنظیمیں ''غور و خوض اور مذاکرات'' میں وقت ضائع کر کے ظالم کیلئے مزید جبر و جور کا موقع اور وقت فراہم کرنے کا موجب بن جاتے ہیں۔

فلسطین، بوسنیا، کوسوو، مقدونیہ، چیچنیا، کشمیر اور ہندوستان میں امت مسلمہ کا وجود جس سفاکی کے ساتھ نیست و نابود کیا جارہا ہے، یہ عالمی تنظیمیں اس لئے حرکت میں نہیں آئیں کہ ان کا مقصود مسلمان کا تحفظ ہے بلکہ وہ صف عیسائیوں اور یہودیوں کے وجود اور ان کے مفادات کے تحفظ کی خاطر معرض وجود میں لائی گئی ہیں، حتیٰ کہ معاشی استحکام اور اپنے معاشی مفادات کے تحفظ کیلئے یورپی ممالک نے اپنی الگ منڈی قائم کرلی ہے اور اپنا جداگانہ سکہ رائج کرلیا ہے۔

اس کے مقابلے میں اور ان ناگفتہ بہ حالات میں امت مسلمہ کے افراد خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہیں اور ستم بالائے ستم یہ کہ اسی امت مسلمہ کے سرمائے اور اس کے معدنی وسائل و ذرائع کے ساتھ غیر مسلم طاقتیں بمبار طیارے، مہلک ہتھیار اور قیامت خیز میزائل تیار کررہی ہیں اور مسلمان پتنگ بازی اور کرکٹ جیسے بے مقصد کھیلوں میں منہمک ہوکر اپنی طاقت اور صلاحیت ضائع کررہے ہیں، مسلم نوجوانوں کو مخرب الاخلاق لٹریچر اور اخلاق سوز ٹی وی پروگراموں کے ذریعے برباد کیا جارہا ہے۔

آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں کرکٹ اور پتنگ بازی کے کھیل نہیں ہیں، جرمن جیسا ملک کرکٹ سے کیوں محروم ہے؟ درحقیقت دنیا کی یہ قومیں زندگی کے تمام دائروں میں ترقی وخوش حالی کو فروغ دینے پر کمر بستہ نظر آتی ہیں۔ ان کے ہاں ''وقت'' ایک قیمتی سرمایہ ہے، ہر شخص کی مفید ''صلاحیت'' انکی اصل دولت ہے وہ اپنی قوم کے لئے ایسا کبھی بھی برداشت نہیں کرتیں جو بے مقصد ہو، وقت اور سرمائے کے ضیاع کا موجب ہو اور کئی کئی روز کھیل کے بعد نتیجہ برآمد نہ ہوتا ہو، حیات افزا اور طاقت آفریں کھیل ان کا محبوب مشغلہ ہے، میرا مقصد کھیل کود اور تفریح کے لمحات کی مخالفت نہیں ہے بلکہ اس جانب توجہ دلانا مطلوب ہے کہ امت مسلمہ اپنے وجود کے تحفظ و بقاء کے سلسلے میں کیا اقدام کررہی ہے؟ اس کے دینی و سیاسی رہنما عصر حاضر کے درپیش مسائل کا کیا حل تلاش کررہے ہیں اور اجتماعی سوچ اور منصوبہ بندی کیا ہے؟ جسے بروئے کار لاکر آج دنیا میں امت مسلمہ کا وجود باقی رکھا جاسکتا ہے اور غیروں کی ذہنی اور مادی غلامی سے چھٹکارا اور نجات مل سکتی ہے؟ کیا مسلم سلامتی کونسل اور اسلامی منڈی معرض وجود میں نہیں آسکتی؟

آج کی مجلس اور اس اشاعت میں امت مسلمہ کو صرف دعوت فکر دی گئی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ فرزندان اسلام اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے سلسلے میں کیا لائحہ عمل اختیار کرتے ہیں اور خواب غفلت سے بیدار ہوکر افراد امت کب اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہوتے ہیں۔

علامہ اقبالؒ نے اسی کی دعوت دی تھی ؎

اٹھ کہ خورشید کا سامانِ سفر تازہ کریں
نفسِ سوختۂ شام و سحر تازہ کریں